ختم نبوت

کورس

سبق نمبر:12

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند

ابتدائی گزارشات

مرتب: مولانا سعد کامران

سبق نمبر 12

مسئلہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر چند ابتدائی گزارشات

"رفع نزول سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ اور حضرت محمد ﷺ کا فرض منصبی"

حضور سرور کائنات ﷺ کی بعثت کے وقت سرزمین عرب میں تین طبقے خصوصیت سے موجود تھے۔

1. مشرکین مکہ
2. نصاریٰ نجران
3. یہود

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ قرآن مجید کی رو سے آپ ﷺ کی رسالت کے کیا فرائض تھے؟

1. آپ ﷺ کی بعثت سے قبل کے جو طریق منہاج ابراہیمی کے موافق تھے ان میں تغیر و تبدل نہ ہوا تھا ان کو آپ ﷺ نے اور زیادہ استحکام کے ساتھ قائم فرمایا اور جن امور میں تحریف فساد یا شعائر شرک و کفر مل گئے تھے انکا آپ ﷺ نے بڑی شدت سے علی الاعلان رد فرمایا۔

جن امور کا تعلق عبادات و اعمال سے تھا انکے آداب و رسومات اور مکروہات کو واضح کیا۔ رسومات فاسدہ کی بیخ کنی فرمائی اور طریقے صالحہ کا عمل فرمایا اور جس مسئلہ شریعت کو پہلی امتوں نے چھوڑ رکھا تھا یا انبیاء سابقہ نے اسے مکمل نہ کیا تھا انکو آپ ﷺ نے تروتازگی دے کر رائج فرمایا اور کامل و مکمل کر دیا۔

2. آپ ﷺ سے قبل مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں جن امور پر اختلاف تھا آپ ﷺ ان کے لیے فیصل (فیصلہ کرنے والے) اور حکم بن کر تشریف لائے آپ ﷺ پر نازل ہوئی کتاب قرآن مجید اور اسکی تفسیر (حدیث) کے ذریعے مختلف فیہ امور میں جو فیصلہ صادر ہو جائے وہ حتمی اور اٹل ہے۔ (اس سے روگردانی و انحراف موجب ہلاکت و خسران اور اسے دل سے تسلیم کرنا سعادت مندی اور اقبال بختی کی دلیل ہے)

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: "اور ہم نے تم پر یہ کتاب اسی لیے اتاری ہے تاکہ تم ان کے سامنے وہ باتیں کھول کھول کر بیان کر دو جن میں انہوں نے مختلف راستے اپنائے ہوئے ہیں، اور تاکہ یہ ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت کا سامان ہو"۔

(سورۃ النحل آیت نمبر 64)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ تینوں طبقات کے کون کون سے عقائد و اعمال صحیح یا غلط تھے اور انکا آپ ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا۔

"مشرکین مکہ"

1. مشرکین مکہ شرک میں مبتلا تھے۔ بتوں کی پوجا کرتے تھے چنانچہ قرآن مجید نے تردید شرک اور اثبات توحید باری تعالیٰ پہ جتنا زور دیا ہے اور جس طرح شرک کو بیخ و بن سے اکھاڑا ہے۔ بتوں کی عبادت کی تردید اور ابطال کا قرآن مجید نے جو انداز اختیار کیا ہے۔ کیا کسی آسمانی مذہب یا

آسمانی کتاب میں اس کی نظیر پیش کی جا سکتی ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ آپ ﷺ نے جس طرح معبودان باطلہ کو للکارا وہ صرف اور صرف آپ ﷺ ہی کا حصہ تھا۔

2. مشرکین مکہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے۔ یہ عمل انکا صحیح تھا۔ اسلام نے اسکو نہ صرف قائم رکھا بلکہ زمانہ نبوت سے تا آبد لا آباد اسکو اسلامی عبادت کا بہترین حصہ قرار دیا۔

"وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ" ....(سورۃ الحج آیت 29)

ترجمہ: "اور اس بیت عتیق کا طواف کریں۔"

طواف امر الٰہی اور حکم ربی ہے ہاں مشرکین نے طواف میں جو غلط رسومات شامل کرلی تھیں مثلاً ننگے طواف کرتے تھے یہ بیہودہ امر تھا اسکو محو کر دیا۔

3. مشرکین مکہ حجاج کو ستو پلایا کرتے تھے حجاج کی عزت و تکریم کرتے تھے۔ حجاج کو بیت اللہ کے زائرین کو، ضیوف میں اللہ سمجھتے تھے یہ امر صحیح تھا۔ اس لیے اسکی توثیق فرمائی۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"سِقَايَةَ الْحَاجِّ" ....(سورۃ توبہ آیت 19)

ترجمہ: "حاجیوں کو پانی پلانا۔"

اس سے قبل بیت اللہ الحرام کی تعمیر اور اس میں حاجیوں کا پانی پلانا ذکر فرما کر ان امور کو خیر توثیق فرمائی۔

4. مشرکین عرب اپنی بچیوں کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے۔ انکا فعل قبیح اور حرام تھا۔ اس سے پیغمبر اسلام نے نہ صرف روکا بلکہ بچیوں کی تربیت کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری سے نوازا بچیوں کے قتل پر قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ" ....(سورۃ تکویر آیت 8،9)

ترجمہ:”اور جس بچی کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا تھا، اس سے پوچھا جائے گا۔کہ اسے کس جرم میں قتل کیا گیا؟“۔

غرض قرآن مجید نے مشرکین کے غلط عقائدورسومات کو مٹایااور صحیح کاموں کی توثیق کی اور انکو اور زیادہ مستحکم کیا۔

”یہود کے عقائد“

1. یہود بے بہود حضرت عزیرؑ کو ابن اللہ قرار دیتے تھے۔

"وَ قَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ۨابْنُ اللّٰهِ" ۔۔۔۔(سورۃ توبہ آیت 39)

ترجمہ:”اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے۔“

قرآن مجید نے اسکی تردید کی۔

"تَكَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَ مَا یَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا"

ترجمہ:”کچھ بعید نہیں کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں۔کہ ان لوگوں نے خدائے رحمن کے لیے اولاد ہونے کا دعوی کیا ہے۔حالانکہ خدائے رحمن کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔“

(سورہ مریم آیت 90 تا 92)

2. یہود حضرت عیسی بن مریمؑ کے قتل کا اعتقاد رکھتے تھے۔

اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ " ....(سورہ النساء آیت 157)

ترجمہ:”ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا۔“

جتنی پختگی سے وہ دعویٰ کرتے تھے اس سے زیادہ زور دار بیان سے قرآن مجید نے **وما قتلوہ** (اور انہوں نے نہ اسکو مارا) کہہ کر قتل مسیحؑ کی مطلق نفی کر کے اس غلط دعویٰ کی تردید فرمائی۔

3. وہ حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کے خلاف تھے۔

"وَ اِذۡ قَالَتِ الۡمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرۡیَمُ اِنَّ اللّٰہَ اصۡطَفٰکِ وَ طَہَّرَکِ وَ اصۡطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الۡعٰلَمِیۡنَ"

ترجمہ: "اور (اب اس وقت کا تذکرہ سنو) جب فرشتوں نے کہا تھا کہ: اے مریم! بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے، تمہیں پاکیزگی عطا کی ہے اور دنیا جہان کی ساری عورتوں میں تمہیں منتخب کر کے فضیلت بخشی ہے۔"

(سورۃ آل عمران آیت نمبر 42)

"وَ اُمُّہٗ صِدِّیۡقَۃٌ" ......(سورۃ المائدہ آیت نمبر 75)

ترجمہ: "اور اسکی ماں ولی ہے۔"

کہہ کر یہود کے عقیدہ بد کی تردید فرمائی۔

خود مرزا صاحب کو بھی اعتراف ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"یہودیوں کا حضرت عیسیٰؑ کی نسبت یہ خیال تھا کہ وہ قتل بھی کیے گئے اور صلیب بھی دیے گئے بعض یہود کہتے ہیں پہلے قتل کر کے پھر صلیب پر لٹکائے گے اور بعض کہتے ہیں پہلے صلیب دے کر پھر انکو قتل کیا گیا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 176 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 345)

غرض یہود کے ان غلط دعووں کو "**وما قتلوہ وما صلبوہ**" "**وما قتلوہ یقیناً**" کے زور دار الفاظ سے ڈنکے کی چوٹ پر قرآن مجید نے نہ صرف رد کیا بلکہ قتل مطلق اور صلب مطلق کی

نفی کی تلوار سے ان دعووں کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیا" **وما قتلوه يقيناً** "تو ایسا قرآنی وار ہے جس نے یہود کے دعوی کو ملیامیٹ اور زمین بوس کر دیا۔

"نصاری کے عقائد"

1. نصاری ثلیث کے قائل تھے انکا یہ عقیدہ بدایۃً باطل تھا۔

قرآن مجید نے اسکا رد فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ" ....(سورۃ المائدہ آیت نمبر 73)

ترجمہ: "بیشک کافر ہوئے جنہوں نے کہا اللہ ہے تین میں کا ایک۔"

نیز فرمایا: "وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ ۚ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ" ------(سورۃ المائدہ آیت 73)

ترجمہ: "حالانکہ (کوئی معبود نہیں بجز ایک معبود کے)۔"

2. نصاری الوہیت مسیح کے قائل تھے انکا یہ عقیدہ بھی بداہتہ باطل تھا چنانچہ صراحتہ قرآن مجید نے اسکی تردید فرمائی۔

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا ۚ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ"

(سورۃ المائدہ آیت 72)

ترجمہ: "وہ لوگ یقینا کافر ہو چکے ہیں جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔"

نیز فرمایا: "مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ" ------(سورۃ آلمائدہ آیت 75)

ترجمہ: "نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر رسول۔"

3. نصاریٰ عیسی ابن مریم کو ابن اللہ قرار دیتے تھے۔

"وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ" ....(سورۃ توبہ آیت 30)

ترجمہ: "اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔"

انکا یہ عقیدہ بھی بداہتہ باطل تھا۔قرآن مجید نے صراحتًا اسکی بھی تردید فرمائی۔

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۞ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۞ لَمۡ يَلِدۡ وَ لَمۡ يُوۡلَدۡ ۞ وَ لَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۞

ترجمہ:"تو کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنا نہ کسی سے جنا اور نہیں اسکے جوڑ کا کوئی۔"

(سورۃ الاخلاص،آیت 1 تا 4)

نیز سورہ مریم کی آیات 90 تا 92 پہلے گزر چکی ہیں۔غرض نصاریٰ کے اس عقیدہ باطل کی بھی قرآن مجید نے تردید کی۔

4. نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ مسیحؑ پھانسی پر چڑھ کر ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گئے انکے عقیدہ کفارہ کی بنیاد مسیحؑ کا صلیب پر چڑھنا تھا۔قرآن مجید نے اسکی تردید کی **وما صلبوہ** (سورۃ النساء آیت 157) کہ وہ قطعًا پھانسی پر نہیں چڑھائے گئے تو عقیدہ کفارہ کی بنیاد ہی قرآن مجید نے گرا دی کہ جب وہ سرے سے ہی صلیب پر نہیں چڑھائے گئے تو تمھارے گناہوں کا کفارہ کا عقیدہ ہی سرے سے بے نیاز ہوا۔

چونکہ یہ عقیدہ اصولاً غلط تھا۔چنانچہ قرآن مجید نے صرف نفی صلیب پہ اکتفاء نہیں کیا بلکہ واقعاتی تردید کے ساتھ ساتھ اصولی اور معقولی تردید بھی کی۔

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰى .... (سورۃ فاطر آیت 18)

ترجمہ:"اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔"

نیز فرمایا:

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ.

ترجمہ:"چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہو گی وہ اسے دیکھے گا۔اور جس نے ذرہ برابر

کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔"

(سورۃ زلزال آیت 7-8)

یہ مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ نصاریٰ کا عقیدہ تھا کہ:

"مسیح عیسائیوں کے گناہ کے لیے کفارہ ہوا۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 374 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 292)

عیسائیوں کا کفارے کا عقیدہ غلط تھا تو قرآن نے اس کا رد کیا۔

عیسائیوں کا ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا ہے اور اب وہ دوبارہ واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اس خیال پر تمام فرقے نصاریٰ کے متفق ہیں کہ (سیدنا عیسیٰؑ) آسمان پر اٹھائے گئے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 248 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 225)

لیکن قرآن پاک نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا۔ بلکہ اس عقیدے کو بیان کیا۔ تاکہ قیامت تک کے لوگوں کو پتہ چل سکے کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات میں سیدنا عیسیٰؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے اور قرب قیامت واپس تشریف لانے کا ذکر ہے۔ ان آیات کے بارے میں تفصیلی گفتگو آنے والے اسباق میں ہوگی۔ جب رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ پر دلائل آئیں گے۔

فی الحال آیات اور ان کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَّ قَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ‌ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ وَ مَا صَلَبُوۡهُ وَ لٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ؕ وَ اِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔

ترجمہ: ”اور (یہودیوں نے) یہ کہا کہ: ہم نے اللہ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کر دیا تھا، حالانکہ نہ انہوں نے عیسیٰ (ؑ) کو قتل کیا تھا، نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس سلسلے میں شک کا شکار ہیں، انہیں گمان کے پیچھے چلنے کے سوا اس بات کا کوئی علم حاصل نہیں ہے، اور یہ بالکل یقینی بات ہے کہ وہ عیسیٰ (ؑ) کو قتل نہیں کر پائے۔ بلکہ اللہ نے انہیں اپنے پاس اٹھا لیا تھا، اور اللہ بڑا صاحب اقتدار، بڑا حکمت والا ہے۔“

(سورۃ النساء آیت نمبر158،157)

اور سیدنا عیسیٰؑ قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں یعنی ان کا دوبارہ زمین پر تشریف لانا اس بات کی نشانی ہے کہ قیامت قریب آگئی ہے۔ اس کا ذکر درج ذیل آیت میں ہے۔

وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

ترجمہ: ”اور یقین رکھو کہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کی ایک نشانی ہیں۔ اس لیے تم اس میں شک نہ کرو، اور میری بات مانو، یہی سیدھا راستہ ہے۔“

(سورۃ الزخرف آیت نمبر61)

اب آتے ہیں اصل سوال کی طرف جس کے لئے اتنی تمہید باندھنی پڑی۔

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کا عقیدہ عیسائیوں کا تھا اور مسلمانوں نے اسے قبول کیا۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"اِنَّ عَقِيْدَةَ حَيَاتِهٖ قَدْ جَاءَتْ فِي الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْمِلَّةِ النَّصْرَانِيَّةِ-"

”حیات عیسیٰؑ کا عقیدہ مسلمانوں میں عیسائیوں سے آیا۔“

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

ہم کہتے ہیں بالکل یہ عقیدہ عیسائیوں کا تھا کہ سیدنا عیسیؑ کو اللہ تعالی نے آسمانوں پر اٹھالیا تھا اور وہ دوبارہ زمین پر تشریف لایئں گے۔ جیسا کہ عیسائیوں کی کتب میں موجود ہے۔

1. خداوند یسوع سے کلام کرنے کے بعد (سیدنا عیسیؑ) کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(مرقس باب 16 آیت 19)

2. ان (حواریوں) سے جا ہو گیا اور آسمان پر اٹھالیا گیا۔

(لوقا باب 24 آیت 52)

3. اس وقت لوگ ابن آدم (سیدنا عیسیؑ) کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ بادلوں میں آتے دیکھیں گے۔

(مرقس باب 13 آیت 26)

اس کے علاوہ حضور ﷺ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا:

عَنْ اَبِی هرَيْرَةَ ؓ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:"وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ"۔

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ آنے والا ہے جب ابن مریم (عیسیٰؑ) تم میں ایک عادل اور منصف حاکم کی حیثیت سے اتریں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی زیادتی ہوگی کہ کوئی لینے والا نہ رہے گا۔"

(بخاری شریف حدیث نمبر 2222 باب قتل الخنزیر)

قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ بلکہ اس عقیدے کو قرآن مجید نے بھی بیان کیا ہے۔ اور اس عقیدے کے بارے میں آپ ﷺ کی قریباً 112 احادیث بھی موجود ہیں۔

اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط تھا تو قرآن کو اس عقیدے کا رد کرنا چاہیے تھا۔ لیکن قرآن نے اس عقیدے کو بیان کیا اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ حق ہے۔ اور اس عقیدے کا انکار کرنا قرآن اور احادیث کا انکار کرنا ہے۔ جو کہ کفر ہے۔

اب دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے متعلق کیا لکھا ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ تواتر سے ثابت ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب کی درج ذیل تحریرات سے ثابت ہوتا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”ہمیں اس بات کو اول درجے کی دلیل قرار دینا چاہیے کہ ایک قوم باوجود ہزاروں اور لاکھوں اپنے افراد کے پھر ایک بات پر متفق ہو۔“

(ایام الصلح صفحہ 63 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 298)

پھر مرزا صاحب نے تواتر کے بارے میں لکھا ہے:

”تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 556 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 399)

سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

”پس کمال درجہ کی بدنصیبی اور بھاری غلطی ہے کہ یک لخت تمام حدیثوں کو ساقط الاعتبار

سمجھ لیں۔ اور ایسی متواتر پیشگوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام ممالک اسلام میں پھیل گئی تھیں۔ اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں بمد موضوعات داخل کردیں۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے۔ اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔ اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں۔ در حقیقت ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کو خدائے تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ اور بخرہ نہیں دیا۔ اور بباعث اس کے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی۔ اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو۔ اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 557 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 400)

اس کے علاوہ مرزا صاحب نے تواتر کے انکار کے بارے میں لکھا ہے:

"تواتر کا انکار کرنا گویا اسلام کا انکار کرنا ہے۔"

(کتاب البریہ صفحہ 173 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 206)

مرزا صاحب کا سیدنا عیسیٰؑ کے رفع و نزول کے بارے میں پہلے یہی عقیدہ رہا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور اب وہ قرب قیامت واپس زمین پر تشریف لائیں گے۔

جیسا کہ مرزا صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہے۔

"میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 152، 153)

بعد میں مرزا صاحب نے اپنے عقیدے کو تبدیل کیا۔ اور پہلے جس عقیدے کے انکار کو اسلام کا انکار کہا بعد میں خود ہی اس عقیدے کا انکار کر دیا۔ بلکہ حیات سیدنا عیسیٰؑ کا عقیدہ رکھنے والے کو مشرک قرار دے دیا۔

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ الاستفتاء صفحہ 39 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660)

پھر حیات سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کے متعلق لکھا:

"اول تو یہ جاننا چاہیئے کہ مسیحؑ کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جو ہمارے ایمانیات کی جزو ہو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا حقیقت اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 171)

مرزا صاحب کے مطابق رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کا مسئلہ 13 صدیوں تک چھپا رہا اور تمام مسلمان 13 صدیوں تک مشرکانہ عقیدے پر قائم رہے۔

جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"وَلٰكِنْ مَا فَهِمَ الْمُسْلِمُوْنَ حَقِيْقَةً- لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ اَرَادَ اِخْفَاءَهٗ- فَغَلَبَ قَضَاءَهٗ وَمَكَرَهٗ وَابْتَلَاءَهٗ عَلَى الْاِفْهَامِ فَصَرَفَ وُجُوْهَهُمْ عَنِ الْحَقِيْقَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ اِلٰى الْخَيَالَاتِ الْجِسْمَانِيِّةِ فَكَانُوْ بِهَا مِنَ الْقَانِعِيْنَ وَ بَقِيَ هٰذَا الْخَبْرُ مَكْتُوْبًا مَسْتُوْرًا كَالْحُبِّ فِي السُّنْبُلَةِ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ حَتّٰى جَاءَ زَمَانُنَا"-

ترجمہ: "لیکن مسلمان اس کی حقیقت کو نہیں سمجھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا کہ اس کو مخفی رکھے۔ پس اللہ کی قضاء، اس کی تقدیر اور اس کی آزمائش لوگوں کے فہم پر

غالب آگئیں۔ اس لئے لوگ اس کی روحانی حقیقت سے ہٹ کر اس کے جسمانی خیالات کی طرف سوچنے لگے۔ اور اسی پر وہ قناعت کر گئے۔ یہ خبر کئی صدیوں تک یونہی چھپی رہی۔ جس طرح کہ دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ہمارا زمانہ آگیا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 552 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 553،552)

مرزا صاحب کی اس تحریر سے اور دوسری تحریرات سے پتہ چلا کہ 13 صدیوں سے حیات عیسیٰؑ کا مسئلہ چھپا رہا جس طرح دانہ خوشے میں چھپا رہتا ہے۔ اور مسلمان سیدنا عیسیٰؑ کے نزول کو جسمانی سمجھتے تھے اور یہ مسئلہ مرزا صاحب پر کھولا گیا کہ سیدنا عیسیٰؑ کا نزول جسمانی نہیں ہو گا بلکہ روحانی ہو گا۔

مرزا صاحب سے پہلے 1300 سال کے مسلمانوں کا عقیدہ یعنی حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع و نزول کا تھا۔

جیسا کہ خود مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"ایک دفعہ ہم دلی گئے۔ ہم نے وہاں کے لوگوں کو کہا کہ تم نے 1300 برس سے یہ نسخہ استعمال کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدفون اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ بٹھایا۔۔۔ اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو فوت شدہ مان لو۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 579)

اسی بات کی تائید قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی کی ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا ہے:

"پچھلی صدیوں میں قریباً سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیحؑ کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا

جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے۔ اور نہیں کہ سکتے کہ وہ مشرک فوت ہوئے۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مشرکانہ عقیدہ ہے۔ حتی کہ حضرت مسیح موعود (مرزاصاحب) باوجود مسیح موعود کا خطاب پانے کے دس سال تک یہی خیال کرتے رہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔"

(انوارالعلوم جلد2 صفحہ 463)

مرزاصاحب نے ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی۔ اس کتاب کے بارے میں مرزاصاحب نے لکھاہے کہ اس کتاب کو حضور ﷺ کی تائید حاصل ہے۔ اور اسی کتاب میں مرزاصاحب نے "محمد الرسول اللہ" ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ اسی کتاب میں مرزاصاحب نے سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع ونزول کا عقیدہ لکھا ہے۔

جیساکہ مرزاصاحب نے لکھاہے:

"براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھاکہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ لکھاکہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ 148 مندرجہ روحانی خزائن جلد22 صفحہ 153،152)

اس سے پتہ چلاکہ مرزاصاحب نے جب نعوذ باللہ "محمد الرسول اللہ" ہونے کا دعوی کیا تو اس وقت بھی مرزاصاحب حیات عیسیٰؑ اور ان کے جسمانی نزول کا قائل تھا۔ حالانکہ بعد میں اسی عقیدے کو شرک لکھا۔

اب آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا ایک مشرک نبی بن سکتا ہے؟؟

قارئین!۔۔۔ اصل میں ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف حیات عیسیٰؑ کے مسئلے پر یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ جو بنی اسرائیل کے رسول تھے ان کو اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ اس

امت میں دوبارہ نازل ہوں گے ۔ جبکہ مرزاصاحب اور قادیانی جماعت کا موقف یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور ان کی روحانی صفات والے کسی مسیح نے آنا تھا اور وہ مرزاصاحب ہے۔

حالانکہ مرزاصاحب اور ان کے بیٹے کے حوالے آپ نے ملاحظہ فرمالئے کہ مرزاصاحب کے آنے سے پہلے حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزاصاحب تک تمام مسلمانوں جن میں صحابہ کرامؓ، تمام مجددین، فقہاء، مفسرین اور اولیاء اللہ شامل ہیں ان کا یہی عقیدہ تھا کہ سیدنا عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا تھا اور وہ قرب قیامت نازل ہوں گے۔

جبکہ مرزاصاحب نے نیا عقیدہ خود سے گھڑا جو 13 صدیوں کے مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف تھا۔ کیونکہ اگر مرزاصاحب کے عقیدے کو صحیح تسلیم کریں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزاصاحب تک سب مشرک ہی رہے۔ حالانکہ یہ بات عقلی اور نقلی لحاظ سے غلط ہے۔

اب مرزاصاحب کے وہ حوالے ملاحظہ فرمائیں جس میں مرزاصاحب نے مثیل مسیح ہونے کے دعوے کئے ہیں۔

”میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اور میرا یہ ایمان بھی نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور بھی دس ہزار مثیل مسیح آجائیں۔۔۔ کسی زمانے میں ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آجائیں۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

ایک اور جگہ لکھا ہے:

”اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو بعض کم فہم مسیح موعود خیال کر

بیٹھے ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

"خلاصہ کلام"

قرآن مجید نے عیسائیوں کے اس عقیدے کا رد نہیں کیا کہ یہ عقیدہ غلط ہے۔ بلکہ اس عقیدے کو قرآن مجید نے بھی بیان کیا ہے۔ اور اس عقیدے کے بارے میں آپ ﷺ کی قریبا 112 احادیث بھی موجود ہیں۔

اگر عیسائیوں کا یہ عقیدہ غلط تھا تو قرآن کو اس عقیدے کا رد کرنا چاہیے تھا۔ لیکن قرآن نے اس عقیدے کو بیان کیا اور حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ پتہ چلا کہ یہ عقیدہ حق ہے۔ اور اس عقیدے کا انکار کرنا قرآن اور احادیث کا انکار کرنا ہے۔ جو کہ کفر ہے۔

مرزا صاحب نے حیات و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو پہلے تواتر کہا اور تواتر سے انکار کرنے والے کو اسلام کا انکار کرنے والا کہا پھر خود ہی تواتر کا انکار کر دیا۔

مرزا صاحب نے حیات و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ حضور ﷺ کے دور سے لے کر مرزا صاحب تک سارے مسلمان سیدنا عیسیٰؑ کے جسمانی رفع و نزول کے قائل تھے۔

مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود اپنی زندگی کے 52 سال اسی عقیدے پر قائم رہے۔

مرزا صاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود اس کو اس کتاب میں نقل کیا جس کتاب کو بقول مرزا صاحب رسول اللہ ﷺ سے تائید حاصل تھی۔

مرزاصاحب نے رفع و نزول سیدنا عیسیٰؑ کے عقیدے کو شرک قرار دیا ہے خود "محمد رسول اللہ" کا لقب پانے کے بعد بھی اسی شرکیہ عقیدے میں مبتلا رہے۔

مرزاصاحب کے مطابق 13 صدیوں کے مسلمان جن میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں سیدنا عیسیٰؑ کو آسمان پر زندہ سمجھتے تھے۔

مرزاصاحب کی مراد یہ ہے کہ 1300 سال کے مسلمانوں کو جن میں صحابہ کرامؓ بھی شامل ہیں ان کو پتہ نہیں چلا لیکن مجھے پتہ چل گیا کہ سیدنا عیسیٰؑ کے نزول سے مراد یہ ہے کہ ان کے کسی مثیل نے آنا تھا اور وہ مسیح میں ہی ہوں۔ اور میرے جیسے دس ہزار مسیح بھی آسکتے ہیں۔

مرزاصاحب نے عقیدہ اور الفاظ وہی لئے ہیں جو 1300 سال سے مسلمانوں میں رائج تھے۔ لیکن ان کا مفہوم مرزاصاحب نے 1300 سال سے مسلمانوں سے ہٹ کر لیا ہے۔ اور یہ ہٹ کر مفہوم لینا ہمارے نزدیک تو کفر ہے ہی لیکن یہ مرزاصاحب کے نزدیک بھی کفر ہے۔

"مرزاصاحب کی ایک دلیل کا رد"

قادیانی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰؑ فوت ہوگئے ہیں اور قرب قیامت واپس زمین پر تشریف نہیں لائیں گے۔ اس کی دلیل یہ ہے:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

"کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 47 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126)

مرزاصاحب کی اس دلیل کے بہت سے جوابات ہیں ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر1:

مرزاصاحب نے لکھا ہے:

دو نبیوں کا آسمان پر جانا ثابت ہے۔

1۔ حضرت ادریسؑ

2۔ حضرت عیسیٰؑ

(توضیح المرام صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52)

پس جس طرح عیسیٰؑ آسمان پر جاسکتے ہیں اسی طرح واپس زمین پر بھی آسکتے ہیں۔

جواب نمبر 2:

مرزا صاحب نے لکھا ہے:

"بابا گرونانک کا چوغا آسمان سے آسکتا ہے۔"

(ست بچن صفحہ 37 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 157)

پس جس طرح بابا گرونانک کا چوغا آسمان سے آسکتا ہے اسی طرح سیدنا عیسیٰؑ بھی آسمان سے تشریف لے آئیں گے۔

جواب نمبر 3:

جس طرح عامر بن فہیرہؓ کا غزوہ بیر معونہ میں شہید ہو کر جنازہ آسمان پر جاسکتا ہے۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰؑ بھی آسمان پر گئے ہیں۔

(بخاری حدیث نمبر 4093، باب احد یحبنا و نحبہ)

جواب نمبر 4:

جس طرح حضور ﷺ کا واقعہ معراج میں آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا حق ہے اس طرح سیدنا عیسیٰؑ کا بھی آسمان پر جانا اور پھر واپس آنا حق ہے۔

(بخاری حدیث نمبر 349، باب کیف فرضت الصلوٰۃ فی الاسراء)